نمازِ عید کے بعد خطبے سے پہلے قربانی کر دی، تو ہو جائے گی؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوتِ اسلامی)
Darul Ifta AhleSunnat

ریفرنس نمبر: Nor-13702 تاریخ: 04-02-2025

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و مفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ نمازِ عید ہو جانے کے بعد خطبے سے پہلے قربانی کرنے سے قربانی ادا ہو جائے گی؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایۃ الحق و الصواب

شہر میں قربانی درست ہونے کے لیے شرط ہے کہ نمازِ عید پڑھی جا چکی ہو کہ اصل اعتبار نمازِ عید ہو جانے کا ہے، لہٰذا نماز ہو جانے کے بعد خطبے سے پہلے ہی اگر کسی شخص نے قربانی کر دی، تو اُس کی قربانی تو ادا ہو جائے گی، لیکن وہ شخص اساءت کا مرتکب ہو گا۔

شہر میں قربانی درست واقع ہونے کے لیے نمازِ عید ہو جانے کا اعتبار ہے۔ جیسا کہ بدائع الصنائع، نہایۃ شرح الہدایۃ وغیرہ کتبِ فقہیہ میں مذکور ہے: ”و النظم للاول“ ولو ضحى قبل فراغ الإمام من الخطبة أو قبل الخطبة جاز؛ لأن النبي عليه الصلاة والسلام رتب الذبح على الصلاة لا على الخطبة فيما روينا من الأحاديث فدل أن العبرة للصلاة لا للخطبة ”یعنی اگر امام کے خطبے سے فارغ ہونے سے پہلے یا پھر خطبے سے پہلے ہی کسی نے قربانی کر دی تو اُس کی قربانی ادا ہو جائے گی کہ نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے ذبح کو نماز پر مرتب کیا ہے، نہ کہ خطبہ پر، جو احادیث ہم نے روایت کی ہیں، وہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ اصل اعتبار نماز کا ہے، خطبہ کا نہیں۔

(بدائع الصنائع فی ترتیب الشرائع، کتاب التضحیۃ، جلد 05، صفحہ 73، دار الکتب العلمیہ، بیروت)

خطبے سے پہلے قربانی کرنے کی صورت میں وہ شخص اساءت کا مرتکب ہو گا۔ جیسا کہ تنویر الابصار مع الدر المختار میں ہے: ”(وأول وقتها بعد الصلاة إن ذبح في مصر) أي بعد أسبق صلاة عيد، ولو قبل الخطبة “یعنی قربانی کا اول وقت شہر میں نمازِ عید کے بعد سے شروع ہوتا ہے، اگرچہ کہ یہ قربانی خطبے سے پہلے ہو۔

(ولو قبل الخطبة) کے تحت **فتاوٰی شامی میں ہے:** ”قال في المنح وعن الحسن: لو ضحى قبل الفراغ من الخطبة فقد أساء “یعنی ”منح الغفار“ میں ہے: امام حسن علیہ الرحمۃ سے روایت ہے کہ اگر خطبہ سے فارغ ہونے سے پہلے قربانی کرلی تو قربانی ہو جائے گی، لیکن وہ شخص اساءت کا مرتکب ہو گا۔

(الدر المختار مع رد المحتار، کتاب الاضحیۃ، ج09، ص527،528، مطبوعہ پشاور)

(ولو قبل الخطبة) کے **تحت** حاشية الطحطاوی على الدر **میں ہے:** ”يكون مسيئاً، انتهى، حلبی "“یعنی اس صورت میں وہ اساءت کا مرتکب ہو گا۔

(حاشیۃ الطحطاوی علی الدر المختار، کتاب الطھارۃ، ج11، ص14، دار الکتب العلیۃ، بیروت)

بہارِ شریعت میں ہے: ”شہر میں قربانی کی جائے، تو شرط یہ ہے کہ نماز ہو چکے، لہٰذا نماز عید سے پہلے شہر میں قربانی نہیں ہو سکتی ۔۔۔ اور شہر میں بہتر یہ ہے کہ عید کا خطبہ ہو چکنے کے بعد قربانی کی جائے۔ یعنی نماز ہو چکی ہے اور ابھی خطبہ نہیں ہوا ہے، اس صورت میں قربانی ہو جائے گی، مگر ایسا کرنا مکروہ ہے۔“ **(بہار شریعت، ج03، ص337، مکتبۃ المدینہ، کراچی، ملتقطاً)**

و اللہ اعلم عزوجل **و رسولہ اعلم** صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــــــــــــہ

مفتی ابو محمد علی اصغر عطاری مدنی

05شعبان المعظم1446ھ/04فروری2025ء

المفتی دار الافتاء اہلسنت daruliftaa@dawateislami.net

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج /daruliftaahlesunnat اور ویب سائٹ /www.fatwaqa.com/ur کے ذریعے کی جا سکتی ہے